
# 359

آیات نمبر 14 تا 21 میں موسیٰ علیہ السلام کی سرگزشت کا تسلسل۔ حضرت موسیٰ کا غلطی سے فرعون کی قبطی قوم کے ایک شخص کو قتل کرنا، فرعون کے دربار میں ان کے قتل کا مشورہ اوران کا شہر چھوڑ کر چلے جانے کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ اسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۴﴾ اور جب موسیٰ علیہ السلام اپنی جوانی کو پہنچ گئے اور شباب کامل ہو گیا تو ہم نے انہیں حکمت و علم عطا فرمایا اور نیک روش اختیار کرنے والوں کو ہم ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں وَ دَخَلَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰى حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِیْهَا رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنْ شِیْعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ ایک دن موسیٰ ایسے وقت شہر میں داخل ہوئے کہ جب لوگ غفلت میں پڑے سو رہے تھے تو انہوں نے دو آدمیوں کو لڑتے دیکھا، ان میں سے ایک ان کی اپنی قوم بنی اسرائیل کا تھا جب کہ دوسرے کا تعلق دشمن قوم سے تھا فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ عَلَى الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَیْهِ ۗ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ ان کی قوم کے شخص نے دشمن کے مقابلہ میں موسیٰ علیہ السلام سے مدد طلب کی، سو موسیٰ علیہ السلام نے اسے ایک گھونسا مارا جس سے اس کا کام ہی تمام ہو گیا اس پر موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ تو ایک شیطانی حرکت ہو گئی، بلاشبہ شیطان انسان کا کھلا دشمن اور گمراہ کرنے والا ہے قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶﴾

موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ اے میرے رب ! بے شک میں نے اپنے اوپر ظلم کر
لیا پس مجھے بخش دے، سو اللہ نے انہیں معاف فرما دیا، بیشک وہ بہت ہی بخشنے والا اور
ہمیشہ رحم کرنے والا ہے قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنۡعَمۡتَ عَلَىَّ فَلَنۡ اَكُوۡنَ ظَهِيۡرًا
لِّلۡمُجۡرِمِيۡنَ﴿۱۷﴾ پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے رب ! جیسا کہ تو
نے مجھ پر یہ فضل کیا ہے میں بھی آئندہ کبھی مجرموں کا مددگار نہ بنوں گا فَاَصۡبَحَ
فِى الۡمَدِيۡنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِى اسۡتَنۡصَرَهٗ بِالۡاَمۡسِ
يَسۡتَصۡرِخُهٗ ؕ دوسرے دن صبح کے وقت موسیٰ علیہ السلام خوف و اندیشہ کی حالت
میں اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے تو اچانک دیکھا کہ وہی شخص جس
نے کل مدد طلب کی تھی آج پھر مدد کے لئے انہیں پکار رہا ہے قَالَ لَهٗ مُوۡسٰٓى
اِنَّكَ لَغَوِىٌّ مُّبِيۡنٌ﴿۱۸﴾ موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ تُو بڑا ہی گمراہ آدمی ہے
فَلَمَّآ اَنۡ اَرَادَ اَنۡ يَّبۡطِشَ بِالَّذِىۡ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوۡسٰٓى اَتُرِيۡدُ اَنۡ
تَقۡتُلَنِىۡ كَمَا قَتَلۡتَ نَفۡسًا بِالۡاَمۡسِ ۖ اِنۡ تُرِيۡدُ اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَ جَبَّارًا فِى
الۡاَرۡضِ وَمَا تُرِيۡدُ اَنۡ تَكُوۡنَ مِنَ الۡمُصۡلِحِيۡنَ﴿۱۹﴾ پھر جب موسیٰ نے اس
شخص کو پکڑنا چاہا جو موسیٰ علیہ السلام اور اسرائیلی دونوں کا دشمن تھا تو اسرائیلی شخص یہ
سمجھتے ہوئے کہ موسیٰ مجھے پکڑنا چاہتے ہیں فوراً پکار اٹھا کہ اے موسیٰ ! کیا تم آج مجھے
اسی طرح قتل کرنا چاہتے ہو جس طرح تم نے کل ایک شخص کو قتل کیا تھا؟ کیا تم اس
سرزمین پر ظالم بن کر رہنا چاہتے ہو اور تم یہ نہیں چاہتے کہ اصلاح کرنے والوں میں

سے بنو یہ خبر فرعون کے دربار تک پہنچ گئی اور وہ لوگ موسیٰ کو قتل کرنے کے بارے میں مشورہ کرنے لگے

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۡ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۰﴾

ایک شخص شہر کے آخری کنارے سے دوڑتا ہوا آیا اور کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! بلاشبہ اہل دربار تمہارے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں کہ تمہیں قتل کر ڈالیں، پس تم اس شہر سے فوراً نکل جاؤ، بے شک میں تمہارا خیر خواہ ہوں

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۡ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾

سو موسیٰ علیہ السلام خوف و اندیشہ کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے اس شہر سے نکل گئے اور دعا کی کہ اے میرے رب! مجھے ان ظالم لوگوں سے بچا لے رکوع [۲]